مولانا محمد انور مسرور مروت

موت العالِم موت العالَم

مورخہ ۹ جولائی صبح ہم اپنے دفتر میں بیٹھے ہوئے تھے اور روزمرہ کے کام کے معمولات میں معروف تھے کہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی جامع مسجد کے لاؤڈ اسپیکر پر اندوہناک خبر سنی کہ ہمارے مخدوم ومکرم، فقیہ العصر استاد العلماء شیخ المشائخ مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کے انتقال پر ملال کی خبر سن کر پوری قوم خصوصاً علمی ودینی حلقوں میں غم وافسردگی کی لہر دوڑ گئی۔

اپنوں اور بڑوں کی جدائی پر ہر کسی کو غم ہوتا ہے لیکن بعض لوگوں کے فراق پر انسان کو بہت زیادہ دلی صدمہ پہنچتا ہے جس سے آنسو خشک ہوجاتے ہیں اور دل کے دھڑکنے کی رفتار کم ہوجاتی ہے۔ حضرت مفتی صاحب کی وفات کا بھی بالکل ایسا ہی اثر ہوا۔ نبی کریم صادق مصدوق ﷺ نے فرمایا ہے کہ موت العالِم موت العالَم۔

آپ یکم شوال ۱۳۴۴ھ بمطابق ۱۹۲۶ء بمقام زروبی ضلع صوابی مولانا حبیب اللہ صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ایک جید اور متبحر عالم دین تھے۔ فنون کی بعض کتابوں میں آپ کی علمی شہرت اتنی زیادہ تھی کہ پاکستان کے علاوہ افغانستان کے طلباء بھی آپ کے حلقہ درس میں پہنچتے اور کسب فیض پاتے۔ اور آج بھی روس تک کے علاقوں میں بڑے بڑے علماء بالواسطہ یا بلاواسطہ ان کے شاگرد ہیں۔ فنون کی تقریباً تمام کتابیں اپنے والد ماجد سے پڑھیں۔ والد کی وفات کے بعد آپ نے منطق وفلسفہ اور ریاضی کے منتہی کتابیں حضرت العلامہ مولانا خان بہادر صاحب عرف مارتونگ مولانا، حضرت مولانا نذیر صاحب حق چکیسر اور حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب شاہ منصوری اور دیگر اساتذہ سے پڑھیں۔ حدیث میں آپ نے حضرت العلامہ شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غورغشتویؒ سے کسب فیض کیا۔ ۱۹۵۲ء میں فارغ التحصیل ہوکر دستار فضیلت حاصل کی۔

حضرت استاد محترم فقیہ العصر مولانا مفتی محمد فرید صاحب انتہائی نیک اور متقی انسان تھے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے قلب وذہن کی بے شمار خوبیاں عطا فرمائی تھیں۔ مرحوم فقہ وحدیث کے بہت بڑے عالم اور استاد تھے، مفتی صاحب علم وفضل زہد وتقویٰ اخلاص واستقامت جرات وشجاعت اور تواضع وانکسار کے مجسم نمونہ تھے۔ آپ کے تمام تلامذہ دارالعلوم حقانیہ کے اساتذہ وطلباء کرام آپؒ کے نسبی اعزہ بالخصوص جانشین محترم ومکرم سیدی مخدومی مولانا حسین احمد صدیقی مدظلہ ہماری خصوصی تعزیت

کے مستحق ہیں۔

دارالعلوم حقانیہ کے شائع شدہ ''فتاویٰ حقانیہ'' میں حضرت مولانا مفتی صاحب کے فتاوی کی تعداد دارالعلوم کے دیگر تمام مفتیان کرام سے زیادہ ہے۔ مفتی صاحبؒ کے فتوؤں میں یہ بات بھی عیاں نظر آتی ہے کہ آپ کو فقہی جزئیات پر مکمل عبور حاصل تھا۔ جہاں کہیں آپ حوالہ دینے کی ضرورت محسوس کرتے تو زیادہ تر شامی' عالمگیری' بدائع الصنائع اور دوسری قدیم فقہی ذخائر کا سہارا لیتے۔ جدید مسائل میں حضرت تھانویؒ کی تحقیقات پر گہری نظر رکھتے' جدید مسائل میں آپ کے فتاویٰ بھی موجود ہیں۔

آپ فقط ایک مقبول مدرس نہیں بلکہ بلند پایہ مصنف بھی تھے۔ آپ کی تصنیفات میں چند ایک یہ ہیں:

العقائد الاسلامیہ۔ منھاج السنن شرح جامع الترمذی ۔ ہدایۃ القاری شرح صحیح البخاری۔ البشریٰ لارباب الفتاویٰ۔ رسالۃ التوسل۔ فتاوی فریدیہ۔ مسائل حج۔ رسالہ قبریہ۔

ان کے علاوہ آپ کے سینکڑوں فتاویٰ مقالات اور وقیع علمی مضامین بھی دارالعلوم حقانیہ کے ترجمان ماہنامہ ''الحق'' میں و دیگر وطن عزیز کے مختلف رسائل میں چھپتے رہے۔

آپ کے دو فرزندار جمند ہیں۔ جن میں بڑے بیٹے جو کہ پانچ سال قبل انتقال فرما گئے حضرت مولانا مفتی رشید احمدؒ فاضل ومدرس دارالعلوم حقانیہ جبکہ دوسرے بیٹے حضرت مولانا حسین احمد مدظلہ ہیں جو اس وقت آپ کے جانشین بھی ہیں اور زروبوی میں ایک دینی مدرسہ جامعہ صدیقیہ کا اہتمام وانتظام انجام دے رہے ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ صرف انہی کے سر سے ایک شفیق باپ کا سایہ نہیں اٹھا بلکہ پوری ملت ایک غمخوار' ہمدرد' عالم ربانی کے دست شفقت سے محروم ہوگئی ہے۔ مولانا مفتی صاحب کی رحلت سے بلاشبہ وطن عزیز ایک بلند پایہ عالم دین' ایک بڑے مفتی اعظم سے محروم ہوگیا ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کی رحلت کی وجہ سے پیدا ہوجانے والا خلا مدتوں پر نہیں ہوسکے گا۔ آپ کے تلامذہ اور مریدین کی تعداد بے شمار ہے۔ جن میں چند کے نام یہ ہیں: (احقر کے والد مکرم) شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی سیف اللہؒ صاحب مدظلہ حضرت مولانا عبدالغنی بلوچستان' مشہور جہادی کمانڈر حضرت مولانا جلال الدین حقانی' معروف سیاسی رہنما فضل الرحمان' حضرت مولانا نصیب خان' حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ۔ حضرت مفتی صاحب کے خلفاء کی تعداد پانچ سو سے متجاوز ہے۔ پریس کلب کے تمام اراکین اس غم میں برابر کا شریک ہے' اور پسماندگان کے لئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور ان کے لگائے ہوئے گلستان علم کو سدا بہار رکھے امین۔ ثم امین